پابندی نہ کرنے کا الزام دے کر خود کو بھی ان کی پابندی سے بری کر لیا (ناتن یاہو، اوسلو III)۔
ان تمام معاملات سے سب سے اہم سوال یہ ابھرتا ہے کہ کیا دونوں فریق کبھی قریب آسکیں گے؟ اگر ہاں تو کن شرائط پر اور کس نتیجے کے ساتھ؟- اسرائیلی سیاست کے موجودہ حقائق یہ ہیں کہ ان پر جماعتی چھاپ نہیں۔ فلسطینی خود مختاری، آباد کاروں کی واپسی، بیت المقدس پر مذاکرات، فلسطینی مہاجرین کی واپسی اور قبضے کے خاتمے سمیت اسرائیل تمام امکانات کو رد کرتا ہے۔ مستقبل قریب میں اقوام متحدہ اور یورپی یونین مشرقِ وسطی امن کے عمل میں کوئی کردار ادا کرتے نظر نہیں آتے۔ طاقت کے علاقائی توازن اور عرب دنیا کے انتشار سے ظاہر ہوتا ہے کہ امن کے اس عمل کا انچارج واشنگٹن ہی رہے گا۔

Naseer Aruri, "Oslo's Muddled Peace," *Current History*, Jan. 1998. PP.7-12

خلیج کی جنگ سے جنم لینے والی بیماریاں

کویت سے عراق کے انخلا کے ۶ سال بعد مختلف پریس رپورٹوں کے مطابق ۸۰,۰۰۰ سے ۱۱۰,۰۰۰ تک امریکی فوجی ایسی پُر اسرار بیماری کا شکار ہو گئے ہیں جسے سائنسی طور پر ثابت کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ سامنے آنے والی علامات بہت مختلف ہیں۔

مئی ۱۹۹۵ء میں قائم کی گئی ایک جائزہ کمیٹی اور جیوری نے صرف ۱۱۰۰ فوجیوں کو بیماری کا شکار قرار دے کر انہیں فوجی ضابطوں کے مطابق معاوضہ اور رعایات دینے کی بات کی ہے۔ بہر حال متاثرین خواہ کم ہوں یا زیادہ امریکہ کی قومی سلامتی کے حوالے سے اس کے اثرات و عواقب بہت اہم ہیں۔ اول، جنگ خلیج میں اس سے کم از کم سو گنا زیادہ نقصانات ہوئے جتنے کہ سرکاری طور پر تسلیم کیے گئے ہیں۔ دوم، 'علام الغیب' انٹیلی جنس اور فیصلہ سازی کو دوبارہ اصطلاحی طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور سوم، ہمیں امریکی فوج کے معاملات اور فوجیوں کو جنگ پر بھیجنے کی تیاریوں کا دوبارہ جائزہ لینا چاہئے۔

سب سے اہم سوال یہ ہے کہ سات لاکھ فوجی جنگ میں جھونکنے سے پہلے امریکہ عراق کے بارے میں کتنا کچھ جانتا تھا؟

- امریکی انٹیلی جنس کو جنگ سے پہلے یہ یقین تھا کہ عراق کیمیائی ہتھیار استعمال کرے گا۔ صدام کے انسانی تباہی کے ہتھیاروں پر ۹۷۰ ہوائی حملے کئے گئے، ہتھیاروں کے ۳۰ ذخیروں